بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ - ۲۲ ظہور ۱۳۴۹ ہش - ۲۲ اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۹۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری ہے کہ انسان حقیقی تقویٰ و طہارت کے حصول کیلئے جوانی میں کوشش کرے

جوانی میں اس کے لئے کوشش کرنا عقلمند کا کام ہے اور عقل اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے

"اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زمانہ جو شباب اور جوانی کا زمانہ ہے ایک ایسا زمانہ ہے کہ نفسِ امارہ نے اس کو ردّی کیا ہوا ہے لیکن اگر کوئی کارآمد ایام ہیں تو یہی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی قرآن شریف میں درج ہے وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی یعنی میں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھہرا سکتا کیونکہ نفسِ امارہ بدی کی طرف تحریک کرتا ہے۔ اس کی اس قسم کی تحریکوں سے وہی پاک ہو سکتا ہے جس پر میرا رب رحم کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی بدیوں اور جذبات سے بچنے کے واسطے نری کوشش ہی شرط نہیں بلکہ دعاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ نرا زہد ظاہری ہی (جو انسان اپنی سعی اور کوشش سے کرتا ہے) کارآمد نہیں ہوتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ساتھ نہ ہو اور اصل تو یہ ہے کہ اصل زہد اور تقویٰ تو ہے ہی وہی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اسی طرح ملتا ہے ورنہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ بہت سے جامے بالکل سفید ہوتے ہیں اور باوجود سفید ہونے کے بھی وہ پلید ہو سکتے ہیں تو اس ظاہری تقویٰ و طہارت کی ایسی ہی مثال ہے تاہم اس حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسی زمانۂ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں کوشش کرنا عقلمند کا کام ہے اور عقل اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۵۹)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۲۱ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ آخری اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

● حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی گزشتہ دنوں بجلی کا شاٹ لگنے کی وجہ سے گر پڑی تھیں۔ بازو پر شدید چوٹ آئی۔ ہڈی میں فریکچر ہو گیا اب پلستر لگوایا گیا ہے۔ آپ کچھ دنوں کے لئے کراچی تشریف لے گئی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

● محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ ان کی صحت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے البتہ کبھی کبھی درد اور بے خوابی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے تاکہ وہ پہلے کی طرح مہماتِ دینیہ میں بھرپور حصہ لے سکیں۔

● کئی روز سے ربوہ میں بار بار بجلی کی رَو بند ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات تو کئی کئی گھنٹے بند رہتی ہے۔ آج صبح سے بھی بجلی بند ہے۔ گرمی اور حبس کے اس موسم میں اس کی وجہ سے سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے پانچ ہزار روپیہ کا چیک جناب گورنر صاحب پنجاب کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ چیک کے ہمراہ جناب ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے جو خط گورنر صاحب پنجاب کے نام ارسال فرمایا ہے اس کا متن یہ ہے:-

عزت مآب جناب گورنر صاحب پنجاب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حضرت حافظ میرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی ہدایت کے ماتحت آپ کی خدمتِ عالیہ میں چیک ۲۴۶۷۵۳-سی/۷۰-۸-۱۷ مالیتی پانچ ہزار روپے بر نیشنل اینڈ گرنڈلیز بنک لمیٹڈ لاہور برائے امداد سیلاب زدگان مشرقی پاکستان ہمراہ ہذا ارسال خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص رحم سے سیلاب کی تباہ کاریوں کے بد اثرات کو جلد از جلد دور کرے اور ملک کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔ آمین اللھم آمین۔ والسلام

خاکسار مرزا منصور احمد

ناظر امور خارجہ

سعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ ظہور ۱۳۴۹ ہش

فقہی اختلافات

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اسلام میں محدثین کی طرح فقہاء نے بھی اسلام کو سمجھنے کے لئے بڑی محنت سے کام لیا ہے اور ہزاروں فقہا نے اسلام کے فہم کو آسان کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ "کثرت تعبیر" سے اسلام کا ایک بہت بڑا پہلو یعنی عملی پہلو اگر لوگوں کی نظروں سے بالکل اوجھل نہیں ہو گیا تو لازماً مسلمانوں میں افتراق اور تشتت پیدا کرنے کا باعث ہوا ہے۔

مسائل میں فقیہوں نے اپنے اپنے وقت اور اپنے اپنے ماحول اور اپنی اپنی ذہنیت کے مطابق اتنی موشگافیاں کی ہیں کہ بعد میں بعض فقہا تو پہلوں کی آراء کے ترتیب دینے اور ان پر حاشیہ آرائی کرنے ہی میں اپنی عمریں صرف کر گئے ہیں۔

اگر ہم صرف حنفی سلسلہ کے فقہا ہی کو دیکھیں تو ہم کو نظر آئے گا کہ خود فرقہ کے اندر باہمی اتنے اختلافات ہیں کہ حضرت امام اعظم کے شاگردوں ہی میں بہت سے مسائل میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔

مولانا ولایت علی صادق پوری اپنے رسالہ "عمل بالحدیث" میں تحریر فرماتے ہیں :-

"امام ابوحنیفہؒ جو اجتہاد کی راہ پر چلنے والوں کے سردار تھے۔ ان سے دو قول مروی ہیں۔ اوّل یہ کہ

"اگر میرا قول حدیث کے خلاف پاؤ تو دیوار پر پھینک مارو"

اس سے صاف معلوم ہوا کہ حدیث کی مخالفت میں مجتہدوں کا قول سُننا اُس امام کے دائرۂ تقلید سے نکل جانے کی راہ ہے۔ ایسا کہنے والا ہرگز حنفی نہیں ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ :-

"میرے قول پر عمل کرنا کسی کو جائز نہیں جب تک یہ نہ جان لے کہ یہ قول مَیں نے کہاں سے کہا ہے؟"

پس معلوم ہوا کہ امام صاحب کے قول سے بے سوچے سمجھے تمسک کرنا اور دلائل اور وجوہاتِ قیاس میں فکر و تامل نہ کرنا ہرگز امام صاحب کو پسند نہیں ہے۔ پس حضرت امامؒ تو اپنے ارشاد کے باعث قیامت میں مواخذۂ الٰہی سے نجات پاویں گے لیکن ان کے مقلدینِ ناسمجھ مواخذۂ الٰہی میں گرفتار رہیں گے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اماموں کے شاگردوں کو جس مقام میں اپنے استادوں کے قول سے اطمینان حاصل نہ ہوا وہاں سے اپنا دامن اٹھائے ہوئے گزر گئے۔ امام محمدؒ نے امام اعظمؒ کے خلاف اس قدر کہا ہے کہ اس کو ایک مذہب علیحدہ قرار دیا جا سکتا ہے.... خلاصہ یہ کہ جو قول قرآن و حدیث کے مخالف ہو اس کے ترک کر دینے میں کسی طرح کا اندیشہ نہیں ہے....

علاوہ ازیں حدیثیں تو باسند ہیں اور مجتہدوں کے اقوال بلاسند ہیں۔ یعنی راویوں کے حال کی تحقیق اور ان کی ثقاہت و شہرت شرطوں کے ساتھ مذکور ہیں اور مجتہدوں کے قول جو ذکر کئے گئے ہیں تو اس کی کوئی سند نہیں بیان کی گئی کہ اماموں سے کس نے سُنا؟ اور اس سے کون روایت کرتا ہے؟ اور راویوں کا کیا حال ہے؟ جب تک قول کی سند شرائطِ مذکورہ کے موافق نہ ہو گی۔ وہ قول کیا اعتبار رکھے گا؟ کوئی کیا جانے کہ یہ امام کا قول ہے، یا کسی دوسرے نے اپنے دل سے باندھ لیا ہے جیسا کہ بعض نادان وسوسوں کی نقول محض جھوٹ امام اعظمؒ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ مجتہد کی رائے کبھی خطا کرتی ہے اور کبھی حق پر ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حدیث جو ایک معصوم کا کلام باسند ہے اس کے مقابل میں ایسا قول جو بے سند اور محتملِ خطا ہے کوئی وقعت نہیں رکھتا۔"

(رسالہ مذکورہ ص ۱۷ - ۲۰)

اس سے واضح ہے کہ فقہا کے اجتہادات پر آنکھیں بند کر کے عمل کرنا کتنا خطرناک ہے۔ اس سے واضح ہے کہ کسی حکومت کے اسلامی قانون کی بنیاد کسی ایک فرقہ کی فقہ پر بلکہ کسی فقہ پر رکھنا کتنے خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

حدیث الرسولؐ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اِمَامٌ عَادِلٌ، وَ شَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ ص ۱۸ ج ۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن اللہ تعالےٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اس دن اللہ تعالےٰ سات آدمیوں کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔ اوّل امام عادل، دوسرے وہ نوجوان جس نے اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہوئے جوانی بسر کی۔ تیسرے وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ تعالےٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی پر وہ متحد ہوئے اور اسی کی خاطر وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔ پانچویں وہ پاک باز مرد جس کو خوبصورت اور با اقتدار عورت نے بدی کے لئے بلایا لیکن اس نے کہا مَیں اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہوں۔ چھٹے وہ سخی جس نے اس طرح پوشیدہ طور پر اللہ تعالےٰ کی راہ میں صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ساتویں وہ مخلص جس نے خلوت میں اللہ تعالےٰ کو یاد کیا اور اس کی محبت اور خشیت سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ایبٹ آباد میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

اہم دینی مصروفیات

مختلف جماعتوں کے وفود کی آمد۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں۔ اہم ارشادات

(مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے)

ایبٹ آباد ۱۸ ظہور ۱۳۴۹ ہش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بعض دفعہ خون کے دباؤ میں کمی ہو جانے کی وجہ سے ابھی تک پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

۱۵، ۱۶ اور ۱۷ ظہور کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

مورخہ ۱۵ ظہور نماز مغرب کی نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ تھوڑی دیر تک احباب میں تشریف فرما رہے۔ اس موقعہ پر حضور نے بیرونی مشنوں کی طرف سے آمدہ بعض اطلاعات پر خوشی اور اطمینان کا اظہار فرمایا۔ نیز اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مغربی افریقہ میں غیر معمولی طور پر مجوزہ میڈیکل سنٹر اور سکول کھولنے کی ضروری سہولتوں کے میسر آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔

اگلے روز حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے مقامی جماعت کے علاوہ مانسہرہ، واہ، ہری پور، کراچی، ربوہ، باندھی سندھ، راولپنڈی، اسلام آباد اور پشاور اور ضلع پشاور کے احباب جماعت بھی کثیر تعداد میں تشریف لائے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہِ شفقت پہلے دس بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک احباب کو انفرادی طور پر ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا اور پھر پونے ایک بجے سے پونے دو بجے تک پشاور اور ضلع پشاور کی جماعتوں کے قریباً پونے چار سو احباب کو جو اپنے امیر جماعت مکرم محمود احمد خان صاحب کی سرکردگی میں چھ سپیشل بسوں پر تشریف لائے ہوئے تھے انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی ملاقات کا موقعہ دیا۔ حضور نے سب کو باری باری شرفِ ملاقات بخشا۔ احمدی بہنوں نے بیگم صاحبہ سے ملاقات کی۔ اس کے بعد جب احباب کھانے سے فارغ ہو لئے تو حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر سوا تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک احباب میں تشریف فرما رہ کر انہیں اپنے بیش بہا ارشادات اور مواعظِ حسنہ سے مستفید فرمایا۔ حضور نے اس موقعہ پر سب سے پہلے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ پشاور کو یاد فرمایا اور ان سے تبلیغی اور تربیتی امور کے متعلق دریافت فرمایا۔ کچھ اور دوستوں نے بھی اس سلسلہ میں اپنی معروضات حضور کی خدمت میں پیش کیں۔ حضور نے فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ ہم اپنے دنیوی کام کاج میں تو پوری دلچسپی کے ساتھ ہمہ تن مصروف اور ان میں پورے جوش و خروش کے ساتھ آگے بڑھنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں مگر احمدیت کی تبلیغ کا حق ہم پوری طرح ادا نہیں کرتے۔ اس سلسلہ میں نہ تو ہم وہ قربانی دیتے ہیں اور نہ وہ سرگرمی دکھاتے ہیں جو تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ اور پھر جہاں تھوڑا بہت تبلیغ کا کام ہو رہا ہے اسے بعض مصلحتوں کے پیشِ نظر کما حقہٗ مؤثر بنانے میں پس و پیش رہتا ہے۔ فرمایا ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے تبلیغ سے کسی دم غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ البتہ تبلیغ کے لئے قربانی، جرأت، ہوشمندی اور سب سے بڑھ کر اچھے نمونے یعنی باہمی پیار و محبت، ایثار و قربانی اور ہمدردی و غمخواری کی ضرورت ہے۔ اگر یہ جذبہ اور تبلیغ کی ایک لگن اور جنون ہمارے اندر پیدا ہو جائے اور دوسروں کے لئے اپنے دل میں درد اور ان کے لئے اضطرار اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کی جائیں تو ہماری یہ کوششیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری یہ دردمندانہ دعائیں کبھی رائیگاں نہیں جا سکتیں۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ افریقہ کے بعض ملک قربانی اور اخلاص میں ہم سے بہت زیادہ آگے نکل گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ کوئی سیاہ فام ہے یا سفید فام۔ وہ تو بلا امتیاز رنگ و نسل اس قوم یا فرد کو اپنے قرب سے نوازتا ہے جو اسکے حضور سچے دل سے قربانی پیش کرتا اور اس کی رضا کے لئے دُکھ اٹھاتا ہے۔ افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کے لئے سازگار حالات اور اسلام کی ترقی کے غیر معمولی سامان پیدا ہونے کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا۔ مجھے اب اِدھر کی فکر پڑی ہوئی ہے کیونکہ توازن قائم رکھنا ضروری ہے اسلئے ہمیں یہاں بھی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر پوری سرگرمی اور جوش و خروش کے ساتھ تبلیغ کرنی چاہیئے۔ فرمایا دنیا اسّی سال سے اس بات پر خوش ہے کہ اس نے احمدیوں کو کافر کہہ لیا اور ہم اسّی سال سے اس بات پر خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو ان دو گنی اور رات چوگنی ترقی عطا ہو رہی ہے اور اس کی نگاہ میں ہم کافر نہیں مسلمان ہیں اور وہ جو دلوں کے بھید جانتا ہے وہ ہمارے دل اپنی محبت سے لبریز دیکھتا اور اپنا محبوب بنا لیا ہے پھر "غیر" کی ہمیں پرواہ کیا ہے۔

حضور نے فرمایا تبلیغ و تربیت کے لئے ہر جگہ مسجد کا ہونا ضروری ہے البتہ یہ خیال درست نہیں ہے کہ جب تک دو چار لاکھ روپیہ نہ ہو جائے مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی۔ مسجد نبوی جیسی بابرکت اور مقدس مسجد کی ابتدا کھجور کے پتوں کے چھت سے ہوئی تھی۔ ہمیں بھی سردست کھجور کے پتوں کی چھت سے مسجدیں بنا دینی چاہئیں کیونکہ دراصل اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا مقصود ہے نمائش کرنا تو مقصود نہیں۔

آپ نے فرمایا اسی طرح تبلیغ کے لئے قرآن کریم کا سیکھنا سکھانا اور سمجھنا اور اس پر عمل کرنا بڑا ضروری ہے۔ فرمایا مجلس مشاورت کے موقع پر نمائندگان کی بڑی دھواں دھار تقریریں ہوتی ہیں کہ قرآن کریم پڑھانے کا انتظام نہیں کیا جاتا لیکن اس مہینے ربوہ میں جاری ہونیوالی فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں پاکستان کی کم و بیش ایک ہزار جماعتوں کے صرف ۴۰ نمائندے شامل ہوئے ہیں۔ اگر ہر ایک جماعت سے ایک نمائندہ بھی جاتا تو ان کی تعداد ایک ہزار ہو جاتی۔ فرمایا یہ خوشی کی بات ہے کہ اس کلاس میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ عورتوں میں دین سیکھنے کا زیادہ شوق ہے مگر ان میں کہیں کہیں بے پردگی بھی پیدا ہو گئی ہے۔ ویسے یہ چند استثناء ہیں لیکن بعض دفعہ بڑے نمایاں ہو کر سامنے آتے ہیں۔ اگرچہ ہزاروں میں سے ایک کے خراب ہونے سے اعتراض کی گنجائش تو نہیں تاہم فکر کی ضرورت تو ہے۔ ایسی عورت کسی نیکی کی وجہ سے شاید اللہ تعالیٰ کے غضب سے تو بچ جائے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو حاصل نہیں کر سکتی جس کا ہمیں وعدہ ملا ہے۔ والدین کو چاہیئے کہ وہ شروع سے اپنی بچیوں پر کڑی نظر رکھیں اور ان کی تربیت سے کبھی غافل نہ ہوں ورنہ بعد میں رونے دھونے اور پریشانیوں کے خط لکھنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ ہماری اگلی نسل بڑی اچھی ہے اس کو سنبھالنا اور اس کی کما حقہٗ تربیت کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمارے گھروں میں ہر وقت خدا اور اس کے رسول، صحابہ کرام رضؓ اور ان کے نذرین کا ذکر ہو، غرض دین کی باتیں ہوتی رہنی چاہئیں تاکہ ہر وقت دین کی باتیں بچوں کے کانوں میں پڑتی رہیں جس سے ان میں دینداری کی روح پیدا ہو اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے مالی اور جانی قربانیوں کی اہمیت ان پر واضح

ہوتی رہے کیونکہ الٰہی وعدوں کے مطابق تین صدیوں سے بھی پہلے احمدیت کی نسلاً بعد نسلٍ قربانیوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں اسلام کے مکمل غلبہ کی صبح طلوع ہونی ہے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے صحابہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان اور ایمان میں پختگی اور اسلام کی خاطر جرأت اور دلیری، ایثار اور قربانی اور ہمدردی و جاں نثاری کی چند مثالیں دیکر فرمایا۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا ہی پختہ ایمان، قربانی کی یہی روح، ہمدردی کا یہی جذبہ اور اخلاق کا یہی رنگ اپنے اندر پیدا کریں۔ اور اپنی آنے والی نسلوں کو بھی اسی رنگ میں رنگین کرتے چلے جائیں۔ وباللہ التوفیق۔

بالآخر حضور کی یہ انتہائی روح پرور مجلس حضور کی اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی اور اس طرح سبھی احباب اپنے پیارے آقا کی ملاقات اور آپ کے روح پرور کلمات اور زریں ہدایات سے شادکام خوشی خوشی واپس تشریف لے گئے۔

کل مورخہ ۱۷ ظہور حضور ایدہ اللہ بنصرہ مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر افرادِ خاندان ایبٹ آباد کے قریب ہی ایک پُرسکون اور صحت افزا مقام پر تشریف لے گئے اور دن بھر وہیں قیام فرمایا۔ پونے آٹھ بجے رات وہاں سے واپس تشریف لائے۔

(جہاں آپ کے سسرال تھے) گیا لیکن مجھے اس بات کی وجہ سے بڑی کوفت ہو رہی تھی کہ حضور علیہ السلام باوجود مخالفوں کے شدید اصرار کے انکے جلسہ میں تشریف نہیں لے گئے اور اب ہمیں مخالفوں کے طعنے اور سخت باتیں سُننی پڑیں گی۔ مذکورہ گاؤں میں روڑے شاہ نامی ایک فقیر کا تکیہ تھا میں نے وہاں پر نماز ادا کی اور بعد میں فقیر مذکور سے بعض اختلافی مسائل پر گفتگو شروع کر دی۔ ابھی ہم گفتگو کر ہی رہے تھے کہ دو معزز سکھ بھی وہاں آ گئے۔ جس پر فقیر مذکور نے بات چیت ختم کر دی۔ میں نے جب اُسے مزید گفتگو کرنے کے لئے کہا تو اس نے جواب دیا کہ ہمارا اختلاف تو ہماری گھر کی بات ہے اب یہ غیر مسلم آ گئے ہیں ان کے سامنے ایسی باتیں مفید نہیں ہیں اسلئے میں خاموش ہو گیا ہوں۔ لیکن ان سکھوں نے بڑے شوق کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم کو تو خود بھی مذہبی باتیں سُننے کا بہت شوق ہے آپ اپنی باتیں جاری رکھیں۔ اور ابھی ہمیں باتیں کرتے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر مبارک پر وہ سکھ کہنے لگے کہ ہم تو مرزا صاحب کو بہت برگزیدہ اور خدا کی طرف سے سمجھتے ہیں۔ اور پھر خود ہی بتایا کہ ہم ایک دن بٹالہ جا رہے تھے رستہ میں دبانی نامی گاؤں آتا ہے وہاں سایہ اور پانی تھا ہم کچھ سستانے کے لئے رُک گئے۔ وہاں کچھ ہندو بھی بیٹھے ہوئے تھے اور وہ آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے کہ قادیان والا مرزا ہمارا بہت بڑا دشمن ہے۔ ہمیشہ ہمارے دھرم کے خلاف لکھتا رہتا ہے۔ اب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ قادیان جا کر جلسہ کریں گے۔ جس میں اس کو جھوٹا جھوٹا کہہ کر غیرت دلاتے ہوئے اپنے ہاں آنے پر مجبور کریں گے اور پھر اپنے مذہب کے سب سے بڑے دشمن کو قتل کر دینگے وغیرہ۔ یہ پخت و پز کر کے ہندو قادیان کی طرف چلے گئے اور ہمیں یہ فکر ہی رہا کہ قادیان کے ایک معزز آدمی کے متعلق ان کے ارادے بہت بُرے ہیں اور پھر ہمارے کان ادھر ہی لگے رہے۔ اور جب ہم کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت مرزا صاحب ان کی تمام کوششوں اور حیلہ سازیوں کے باوجود ان کے جلسہ میں تشریف نہیں لے گئے تو ہم کو بہت خوشی ہوئی۔ اور یہ بھی یقین ہو گیا کہ یہ شخص خدا کی طرف سے ہے اور اسی نے اس کی حفاظت کی ہے۔ ان سکھوں سے یہ بات سُن کر تو میری کوفت مسرت میں تبدیل ہو گئی اور میرے ایمان و ایقان میں اور اضافہ ہوا۔ فالحمد للہ

حضرت حکیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ قادیان سے واپسی کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک سے خاکسار کو بھی ایک نسخہ کتاب "نسیم دعوت" کا عطا فرمایا تھا اور خاکسار نے بڑے شوق سے رستہ میں ہی اسے پڑھ لیا تھا +

درخواست دُعا

مکرمی مظفر احمد صاحب دار الرحمت غربی

ربوہ عرصہ سے بعض عوارض میں مبتلا ہیں اس کا اثر ان کے کاروبار پر بھی پڑ رہا ہے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول)

"نسیمِ دعوت" کا پس منظر

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

(مکرم مولوی عبد الباسط صاحب مبلغ تنزانیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آریوں کے متعلق پُر معارف تصنیف کے متعلق ایک تاریخی بیان پچھلے دنوں الفضل میں پڑھا۔ اسی سلسلہ میں حضرت حکیم اللہ بخش صاحب (جو بے ہالی ضلع گورداسپور کے رہنے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔) کی ایک روایت جو خاکسار نے حضرت حکیم صاحب موصوف سے اور پھر اپنے دوسرے بزرگوں سے بھی سُنی ذیل میں درج ہے۔

حضرت حکیم صاحبؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے گاؤں میں تھا کہ کسی نے آ کر بتایا کہ قادیان میں آریوں کا بہت بڑا جلسہ ہے۔ ہم جو قادیان جانے کے بہانے ہی تلاش کیا کرتے تھے یہ پتہ لگنے پر حضرت منشی جھنڈے خاں صاحب اور دین محمد صاحب اور میں قادیان کیلئے چل پڑے۔ ابھی ہم قادیان سے ایک میل کے فاصلہ پر تھے کہ چند آریہ آپس میں باتیں کرتے ہماری طرف آئے۔ ان کا باتیں کرنے کا انداز ایسا تھا کہ ہم بھی بخوبی سُن سکیں۔ وہ یہ کہتے آ رہے تھے کہ "قادیان والے مرزے کو شکست ہو گئی۔ وہ مقابلہ سے بھاگ گیا۔ اسے باہر نکلنے کی جرأت نہ ہوئی وغیرہ"۔ آپ فرماتے تھے کہ یہ باتیں سُن کر ہم بہت حیران ہوئے کہ خدا تعالیٰ کا مامور جو دنیا بھر میں اسلام کی عظمت و برتری ثابت کرنے کا باعث ہے اور جس کے دلائل کے مقابلہ میں باوجود چیلنج پر چیلنج کرنے کے کوئی عیسائی یا ہندو وغیرہ نہ آ سکا اس جری اللہ کے متعلق ایسی باتیں۔ ہمیں یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہمارے جسم میں سے جان نکل گئی ہے۔ قدم من من بھر کے ہو گئے۔ تاہم جوں توں کر کے قادیان پہنچے۔ وہاں پہنچکر معلوم ہوا کہ حضورؑ نے احباب کو جلسہ میں شامل ہونے سے منع فرمایا ہے۔ چند آریہ حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے اصرار سے حضورؑ کو اپنے جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دینے لگے۔ ان کے ہر قسم کے اصرار و تکرار کے باوجود حضور علیہ السلام نے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اس جلسہ میں فساد کا اندیشہ ہے اسلئے ہم وہاں نہیں جانا چاہتے۔ یہ سُن کر آریہ کہنے لگے کہ ہم تو فسادی نہیں ہیں۔ فسادی تو سکھ اور مسلمان ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری نیت ٹھیک نہیں ہے۔ ہمارے گھر میں ہمارے مُنہ پر ہمیں فسادی کہہ رہے ہو۔ اگر ہم وہاں جائیں اور ایسی باتیں سن کر خاموش رہیں تو گویا اپنے فسادی ہونے کا اقرار کریں اور اگر کسی کو غصہ آ جائے تو بھی نتیجہ اچھا نہ ہوگا

آریوں نے اپنے جلسہ میں جو اعتراضات کئے تھے ان کے جواب میں حضور علیہ السلام نے "نسیمِ دعوت" کتاب لکھی اور پھر جلد چھاپنے کا ارشاد فرمایا۔ رات رات ہی کتاب چھپ کر تیار ہوئی اگلے روز حضور صحابہ کے ہمراہ بسراواں کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ رستہ میں ایک جوہڑ میں قریباً ایک سو آریہ چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جونہی آپ اس جگہ کے نزدیک پہنچے وہ اچانک باہر نکل آئے اور پھر اسی طرح اصرار کرنے لگے کہ اب تو آپ نزدیک آئے ہوئے ہیں چند منٹ کے لئے چل کر ہمیں درشن دے آئیں۔ ہم تو آپ کے درشنوں کے بھوکے ہیں۔ اس پر بھی حضور علیہ السلام نے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر درشن کرنا ہی مقصد تھا تو درشن تو ہو گئے ہیں۔ یہ فرما کر حضورؑ اپنے رستہ پر ہو لئے اور حضرت عرفانی صاحبؓ کو فرمایا کہ ان کو ایک کتاب دیدی جائے اور فرمایا کہ تم لوگ کہا کرتے ہو کہ میں نے اپنی کتابوں میں بہت گالیاں دی ہیں۔ باقی کتابیں تو گھر پر ہوں گی اب یہ کتاب جو تمہارے ہاتھوں میں ہے اس کو دیکھو اور بتاؤ کہ میں نے کونسا سخت لفظ استعمال کیا ہے۔

حضرت حکیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں قادیان سے واپس "گجو غازیاں" گاؤں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

"نور آتا ہے نور"

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذات بابرکات کے متعلق پسر موعود کی پیشگوئی میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں کہ

"نور آتا ہے نور"

نور اور روشنی کی خوشخبری اسی مقام کے لئے عموماً دی جاتی ہے۔ جہاں تاریکی ہو۔ اور جو جگہ سب سے زیادہ تاریک ہو وہاں نور اور روشنی نازل کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی رحمانیت دوسرے مقامات سے بڑھ کر جوش مارتی ہے

براعظم افریقہ "تاریک براعظم" کے نام سے مشہور چلا آرہا ہے۔ عرصہ دراز سے ہر قسم کی تاریکیاں اور ظلمتیں اس پر چھائی ہوئی ہیں کیا تمدنی اور اقتصادی کیا علمی و روحانی الغرض ہر لحاظ سے جہالت اور پسماندگی کے گھٹا ٹوپ بادل اس براعظم پر اپنا تاریک سایہ ڈال رہے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے ساری دنیا کو ہی بالعموم یہ مژدۂ جانفزا سنایا ہے کہ المصلح الموعود کے وجود باجود کے ذریعہ اللہ تعالےٰ تاریک دنیا کو بقعہ نور بنا دے گا۔ چنانچہ پسر موعود کی پیشگوئی میں فرمایا کہ "نور آتا ہے نور" لیکن اس بشارت کا سب سے بڑھ کر مستحق تاریک دنیا کا یہ براعظم ہی تھا اور اس براعظم کی ہر قسم کی تاریکی کا دور ہونا مصلح موعود کے ذریعہ ہی مقدر تھا۔

چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ سے ہی احمدیت کے پروانے اور ابراہیمی طیور نور کی شمعیں ہاتھ میں لیکر اس تاریک براعظم میں پہنچے اور ہر قسم کی تاریکیوں اور ظلمتوں پر اسلام کا علمی اور روحانی حملہ شروع کر دیا ؎

"ہے ساعت سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے"

(المصلح الموعود)

چنانچہ ان حملوں کے نتیجہ میں ظلمتیں کافور ہونے لگیں اور نور کی مملکت اس خطۂ تاریک میں وسیع ہونے لگی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس مبارک کام کا آغاز کیا لیکن حضور کے عہد مبارک کو اللہ تعالےٰ نے خلافت ثالثہ کی صورت میں ممتد کر دیا۔ چنانچہ اس مبارک دور میں بھی پورے زور شور کے ساتھ حضور رضی اللہ عنہ کا جاری کردہ کام اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور تائیدات کے سائے میں آگے سے آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اپنی ذات کے متعلق ایک الہام ہے

"اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعۃ"

یعنی اللہ تعالےٰ مصلح موعود کی زندگی کو لمبا کرے اور اس کی قسمت کے سورجوں کو چڑھاتا ہے۔ اس الہام میں یہ پیشگوئی بھی مضمر تھی کہ خلافت ثالثہ کے ذریعہ درحقیقت اللہ تعالےٰ مصلح موعود کی زندگی کو لمبا اور ممتد کرے گا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مصلح موعود کی قسمت کے سورجوں سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد حضرت کے وہ ابراہیمی طیور ہیں۔ جو نور کا ہے نور کا ربانی ترانہ گاتے ہوئے تاریکیوں کے افق پر سورج بن کر طلوع ہوتے ہیں اور اپنی تبلیغی سرگرمیوں اور روحانی فیاضیوں کے ذریعہ سے دنیا کے تاریک خطوں کو روشن اور نور سے چمکا دیتے ہیں۔ الہام میں یہ بتایا گیا ہے کہ مصلح موعود کی قسمت کے یہ سورج دنیا کے تاریک خطوں پر طلوع ہوتے چلے جائیں گے اور مصلح موعود کی وفات سے یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔ بلکہ آنے والی خلافت مصلح موعود کی خلافت کا ہی حصہ ہوگی۔ گویا اس خلافت کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ مصلح موعود کی زندگی کو لمبا کر دے گا

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" اور اسکے ساتھ کی متعلقہ تحریک مذکورہ بالا ربانی پروگرام کا ہی ایک حصہ ہے مبارک ہیں وہ لوگ، جو اپنی ہمتوں اور مقدور سے بڑھ کر اپنا تن من دھن اس راہ میں قربان کریں اور اللہ تعالےٰ کے نور سے اپنے قلوب کو منور کریں کیونکہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی اس پیشگوئی کہ "نور آتا ہے نور" کے پورا ہونے کا ذریعہ بنیں گے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کے قلوب کی تاریکیاں اور ظلمتیں الٰہی نور سے منور نہ ہوں۔

انسانی زندگی کا مقصد یہی ہے کہ انسان اپنے قلب کو اللہ تعالےٰ کے نور سے منور کرنے کی توفیق پائے۔ یہی زندگی کا مقصد اور مراد اور سب سے بڑی کامیابی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا

یعنی کامیاب اور کامران ہو گیا وہ شخص جس نے ہر قسم کی ظلمت اور تاریکی سے اپنے آپ کو پاک کر لیا۔ اور نور السموات والارض کے ازلی ابدی اور سرمدی نور سے منور ہو گیا

پس اے فرزندان احمدیت آگے بڑھو اور اللہ تعالےٰ کے نور سے اپنے دامنوں کو بھر لو۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو تا مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "نور آتا ہے نور" کا دامن دنیا کی تمام تاریکیوں پر وسیع ہو جائے اور سب سے پہلے اللہ تعالےٰ افریقہ کے تاریک براعظم کو ہماری آنکھوں کے سامنے بقعۂ نور بنا دے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے کہ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا.....

یعنی اے خدا میرے دل میں نور کے چشمے جاری کر دے اسی طرح میرے کانوں اور آنکھوں میں بھی ہر طرف سے نور کے ذریعہ میرا احاطہ کر لے اور مجھے مجسم نور بنا دے۔ آؤ ہم اس دعا پر ہمیشہ مداومت اختیار کریں اور ساتھ الٰہی نور کو حاصل کرنے کی تدبیر بھی کریں۔ اور بہترین تدبیر یہی ہے کہ "نور آتا ہے نور" کی پیشگوئی کے مطابق افریقہ کے تاریک براعظم کی ہر قسم کی ظلمتوں کو کافور کرنے کے سلسلہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

اللہ تعالےٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے اور ہمارے دلوں کو کھول دے کہ ہم الٰہی منصوبوں کی تکمیل کی خاطر اپنا سب کچھ خدا تعالےٰ کی راہ میں نچھاور کر دیں اور خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وقف جدید میں شمولیت

اطمینانِ قلب کا ایک ذریعہ ہے

وقف جدید۔ قرآن مجید کو پڑھنے۔ پڑھانے۔ پھیلانے اور عام کرنے کا نام ہے اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ جس کا خود دعویٰ ہے

"اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ"

یعنی اللہ تعالےٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے پس آپ اگر حقیقی اطمینان اور خوشی اور سکینت قلب حاصل کرنا چاہیں تو وقف جدید میں شمولیت اختیار کریں۔

ناظم مال وقف جدید صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر تحریری اور تقریری مقابلہ جات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۰ء کے موقعہ پر مضمون نویسی اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوں گے۔

عناوین مضمون نویسی

۱۔ عظمت قرآن پاک دیگر کتب سماوی پر
۲۔ کان خلقہ القرآن
۳۔ اسلام کا اقتصادی نظام
۴۔ حضرت مصلح موعودؓ اور اشاعت اسلام
۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ مغربی افریقہ
۶۔ خدام الاحمدیہ کا قیام اور اس کی غرض و غایت

عناوین تقاریر

۱۔ غلبۂ اسلام اور ہماری ذمہ داریاں
۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق الٰہی
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق
۴۔ صحابہ کا جذبۂ ایثار
۵۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن مجید
۶۔ خادم کا عہد

قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی مجالس میں یہ مقابلہ جات کروائیں جو مجالس مقامی اجتماع یا تربیتی کلاسیں منعقد کر رہی ہیں ان کے لئے عمدہ موقع ہے کہ وہ مذکورہ بالا عناوین کے تحت اپنے اجتماعات اور کلاسز میں خدام کے مقابلے کرائیں۔

منتظم علمی مقابلہ جات
سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

۱۔ میری نانی جان محترمہ ربیعہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار خان صاحب ۴ اگست کو بروز جمعہ شام ساڑھے سات بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ موضع موہلن کے ضلع گوجرانوالہ سے ربوہ لایا گیا اور ہفتہ کے روز بعد نماز مغرب جناب مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم خواجہ عبیداللہ صاحب نے کرائی۔

مرحومہ سلسلہ کی فدائی اور مرقربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں بہت خلیق، ملنسار اور عبادت گزار تھیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(تنویر احمد ابن چوہدری بشیر احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ)

۲۔ مکرم نائب صوبیدار عبدالعزیز صاحب ابن حضرت حکیم مولوی کرم داد صاحب مرحوم جو کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ پچھلے دنوں چند یوم بیمار رہ کر بقضائے الٰہی یہاں چکوال ہسپتال میں ۷ اگست ۱۹۷۰ء بروز جمعہ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ کے بعد ان کو اپنے گاؤں دوالمیال ضلع جہلم کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنی یادگار دو لڑکے، تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں بلند مقام عطا فرماوے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ملک بشیر احمد اعوان۔ چکوال

قواعد انتخاب نمائندگان شوریٰ

سالانہ اجتماع مرکزی کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ ۱۶-۱۷-۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش / اکتوبر ۱۹۷۰ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ منعقد ہوگی۔ مجالس مندرجہ ذیل قواعد کی روشنی میں شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔

۲۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا رکن ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا۔ جس کا کہ مجلس کو حق ہوگا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو رہا ہو۔ تو پھر متبادل نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہ کر سکے گا۔ ہر وہ خادم بقاداد تصور ہوگا جس کے ذمہ تین ماہ یا زائد کا بقایا ہوگا۔ اور جو یاددہانی پر بھی ادا نہیں کرتا سوائے اس کے اس نے محکمہ متعلقہ سے اجازت لے لی ہو

۳۔ نمائندگان جب اجتماع پر تشریف لائیں تو اپنے ہمراہ مقامی قائد کی تصدیقی چٹھی ضرور لائیں۔ جس میں اس بات کی وضاحت ہو۔ کہ نمائندہ مذکور کا مجلس عاملہ نے انتخاب کیا ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہفتہ وصولی تحریک جدید اور خدام کا فرض

مجالس خدام الاحمدیہ یکم ستمبر سے سات ستمبر ۱۹۷۰ء تک

ہفتہ تحریک جدید وصولی

منا رہی ہیں۔ تمام قائدین کرام۔ عہدیداران اور خدام کا فرض ہے کہ آئیں اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے مطابق آگے بڑھیں۔ دوسروں کو بھی آگے بڑھائیں اور تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کے اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔

الٰہی سلسلوں میں شامل ہونے والے خوش نصیبوں سے جب مالی قربانیاں طلب کی جاتی ہیں تو انہیں حضرت المصلح الموعودؓ کا مندرجہ ذیل ارشاد ذہن میں رکھنا چاہیے

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں چندہ ادا دیں گے وہ دے ہی نہیں سکتے۔ جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے"۔

(مہتمم تحریک جدید۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ماموں مکرم عنایت اللہ آف چونڈہ لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (بدرالدین دارالعلوم غربی ربوہ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی محمد الیاس صاحب کچھ عرصہ سے معدے میں السر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ مقامی ہسپتال کا علاج جاری ہے اور کچھ افاقہ معلوم ہوتا ہے تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو مکمل شفا عطا کرے۔ آمین (عبدالرزاق احمد ایم ایس سی جامشورو)

۳۔ میرے بڑے بھائی خالد محمد فاروق صاحب دو مہینوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں معدہ اور بلڈ پریشر کی بھی تکلیف ہے تونسہ شریف پرائیویٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں لیکن تاحال کوئی افاقہ معلوم نہیں ہوتا احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (حمیداللہ صفدر بستی بزدار۔ ضلع ڈیرہ غازی خان)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں
پانچ سو روپیہ وعدہ کرنے والے مخلصین

ضلع ملتان

مکرم ڈاکٹر محمد محسن صاحب ہاشمی خانیوال
معہ اہلیہ
" حکیم محمود احمد صاحب "
محترمہ امۃ الرشید صاحبہ مع والدین باگڑھ سرڈانہ
مکرم رانا فیض بخش نون مع خاندان جمال والہ کھاکھی
لجنہ اماء اللہ ملتان شہر
" شیخ حفیظ اللہ صاحب دنیا پور

ضلع سرگودھا

مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب پسر ——
رانا عبدالکریم کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ
" عبدالمالک صاحب سرگودھا چھاؤنی
" شفیق احمد صاحب معہ اہل وعیال "
" احمد علی خان صاحب مع بچگان "
" رانا عطاء اللہ خان صاحب خوشاب
" ماسٹر محمد حنیف صاحب اور حمہ
محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ بشارت احمد صاحب پراچہ سرگودھا
" " " فضل الرحمٰن صاحب پراچہ "
" " " عبداللطیف صاحب پراچہ "
" " " عبدالحمید صاحب پراچہ "
مکرم رائے عبیداللہ صاحب مع خاندان چک ۱۶۸ شمالی
" محمد نذیر احمد صاحب ساجد سرگودھا چھاؤنی
" ضیاء اللہ صاحب "
" نورالدین صاحب "
" محمد صادق صاحب منجانب والدہ صاحبہ "
" چوہدری عزیز احمد صاحب "
" " فضل الٰہی صاحب "
" ظفر حسین صاحب بھٹی معہ اہلیہ سرگودھا
" میاں غلام محمد صاحب "
" چوہدری بشیر احمد صاحب معہ اہل وعیال خوشاب
" رائے محمد معصوم صاحب معہ خاندان چک ۱۶۸ شمالی
" " محمد یوسف صاحب "
" " اللہ بخش صاحب "
" چوہدری مختار احمد صاحب خوشاب
" " بشیر احمد صاحب مقبول دودہ
" اللہ بخش صاحب بھابڑہ

ضلع شیخوپورہ

مکرم منشی نور حسین صاحب مریدکے
" چوہدری صلاح الدین صاحب آئینہ کالیہ
" عبدالغفور صاحب "
مکرم چوہدری محمد یوسف محمد یونس بھکھی
معہ خاندان
" " احمد صاحب آئینہ کالیہ
" اقبال احمد بشیر احمد صاحبان ننکانہ
" حاجی علیسیٰ رحمت علی خانصاحب آئینہ کالیہ
" چوہدری محمود دین صاحب فقہ کلام
" محمد موسیٰ معہ اہل وعیال آئینہ کالیہ
" رائے غلام عباس بالومان
" خواجہ عبدالسبحان صاحب گرمولا ورکاں
معہ والدین
" چوہدری تاج دین صاحب ڈیرہ آرائیں کے بارڈھیانوالہ
" حافظ محمد عبداللہ معہ اہل وعیال ننکانہ
" نذیر احمد صاحب غوث گھڑیال کلاں
محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری نماں کوٹ
علم دین صاحب مرحوم
" نواب بی بی صاحبہ منجانب خاوند مرحوم "
مکرم چوہدری نصراللہ خاں صاحب
پسر علم دین صاحب "
محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری نصراللہ خانصاحب "
مکرم چوہدری ظفراللہ خانصاحب "
" " عصمت اللہ خانصاحب "
" " غلام سرور صاحب "
" " محمد دین صاحب "
" شفقت علی صاحب "
" چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۱۱۸ پھور
معہ خاندان
" مقصود احمد صاحب کرتو
" چوہدری نذیر احمد صاحب "
" محمد خان صاحب چیمہ معہ برادران "
" چوہدری علی احمد صاحب چک جید ۱۶
" " غلام احمد صاحب گرمولا چک ۱۷۱
جماعت احمدیہ دھارووالی

ضلع گوجرانوالہ

مکرم حکیم محمد شفیع صاحب معہ اہلیہ سادھوکے
" ماسٹر نصراللہ خانصاحب تولیکی
" محمد اشفاق صاحب گوندل گوجرانوالہ
" ملک منظور احمد صاحب وزیر آباد
" میاں عبدالرحمٰن صاحب صابر گوجرانوالہ
مجلس خدام الاحمدیہ توگڑی
" میاں عبدالغنی صاحب درویش گوجرانوالہ
" سعید احمد خان صاحب "
" سمیع اللہ صاحب ملک "
" چوہدری پیر محمد صاحب "
مکرم عبدالرشید صاحب سوت مرچنٹ گوجرانوالہ
" میاں بشیر احمد صاحب اعوان علی پور چٹھہ
" چوہدری برکت علی صاحب
معہ اہل وعیال بہاولنگر
" سید اعجاز احمد ہاشمی صادقہ آباد
" محمد امین بھٹی ایڈووکیٹ بہاولپور
" محمد اقبال اعوان " "
مجلس خدام الاحمدیہ " "
مجلس انصاراللہ " "
لجنہ اماء اللہ " "
" بشیر الدین صاحب کمال " "
" محمد انور صاحب منجانب والدین " بہاولنگر
" چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ۳۲۷/۱۰-۱۲ "
" ملک عبداللطیف صاحب اعوان بہاولپور
" کیپٹن میاں عبدالحمید خانصاحب " "
" فیض اللہ خان صاحب ڈیرہ غازیخان
" عبدالحمید صاحب بھٹی رحیم یار خان
" حکیم محمد افضل محمد اشرف صاحبان اوچشریف
" پیرزادہ بشیر احمد صاحب " "

ضلع ساہیوال

" چوہدری نور احمد صاحب باجوہ چک ۳۰/۱۱
" " بشیر احمد صاحب " "
" ماسٹر چراغ دین صاحب " "
" چوہدری نور احمد صاحب
معہ اہل وعیال اوکاڑہ
مسز نسیم زمانی ساہیوال
" عبدالستار طاہر صاحب " "
" ظفر احمد صاحب ورک عارف والا
" حمید اللہ صاحب ایکسین ساہیوال
" اہلیہ مرزا احمد بیگ صاحب " "
" شیخ محمد صدیق گھمن والے قبولہ
" میاں حبیب احمد صاحب صدر گوگیرہ
" شیخ محمد صاحب اوکاڑہ
" مرزا محمد احسن بیگ صاحب حویلی
" فیض احمد صاحب چک ۲۲/E.B.

مکرم فیض احمد صاحب گجرات
" چوہدری فضل احمد صاحب لیہ
" " عبدالرب صاحب ایڈووکیٹ "
" شیخ انوار احمد صاحب "
مکرمہ رفیقہ صادقہ صاحبہ "
مکرم غیور احمد خانصاحب مظفر گڑھ
اہلیہ غیور احمد خانصاحب
معہ بچگان " "
" محمد بخش صاحب شہر سلطان
" افتخار احمد صاحب پنڈ دادنخان
" رشید احمد صاحب طارق
معلم وقف جدید علی پور
" لیفٹیننٹ شمیم احمد خالد
معہ اہلیہ

گوجرانوالہ

کے احباب الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم سعید احمد خاں صاحب معرفت اعوان انڈسٹریز A/2 سمال انڈسٹریز گوجرانوالہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

قابل فروخت قطعات

محلہ دارالعلوم ربوہ میں دو قطعات اراضی سکنی تعدادی ایک ایک کنال قابل فروخت ہیں۔ ربوہ میں رہائش رکھنے والے اصحاب کے لئے نادر موقعہ ہے خواہشمند اصحاب مجھ سے بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت قیمت طے کریں
حنیف ظفر کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مکرم اقبال صاحب دوحا قطر
" مولوی چراغدین صاحب معہ اہل وعیال
مربی سلسلہ ایبٹ آباد
جماعت احمدیہ جیکب آباد
" عبدالہادی رحیم یار خان
" محمد عبدالوہاب صاحب " "
مکرمہ صفیہ چوہدری معہ بچگان مظفر گڑھ
مکرم چوہدری جمیل احمد ناصر سرائے عالمگیر
" میجر ملک سرتاج احمد صاحب درمیال
" چوہدری ظفر احمد صاحب
منجانب والد صاحب مرحوم کھاریاں
" چوہدری ظفر احمد صاحب
منجانب والد صاحبہ مرحومہ " "
" کیپٹن حاجی احمد صاحب ریاض " "
" چوہدری عبدالباسط صاحب " "
" مقصود الحسن صاحب نوری " "
" سعی محمد صاحب مرالہ
" چوہدری ولایت خاں صاحب " "
" " قائم دین منجانب برادر خود
چوہدری روشن دین صاحب مرحوم چک ۱۵۹/P.D.
" ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ
" " اقبال احمد صاحب
منجانب اہل وعیال " "
" ڈاکٹر ممتاز نجی پنڈ دادنخان
" ڈاکٹر محمد شریف صاحب پنڈ عزیز
" چوہدری صادق محمود صاحب مظفر آباد
" صوفی عبدالمجید صاحب تیمور پور

(باقی)

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اہم کشف

حضورؓ نے فرمایا:۔

"میں نے دیکھا کہ ایک حضرت مسیح موعودؑ ہیں میں ہوں اور کچھ اور دوست ہیں۔ میں اور حضرت مسیح موعودؑ آمنے سامنے دوزانو بیٹھے ہیں اور ایک شخص آیا جو ہندوستانی معلوم ہوتا ہے اس نے آ کر حضرت مسیح موعودؑ سے اجازت لی کہ میں کچھ سُنانا چاہتا ہوں۔ آپؑ کی اجازت سے اس نے اپنے فارسی اشعار سُنانے شروع کئے پھر ایک فارسی نظم پڑھنی شروع کی جس میں احمدیہ جماعت مخاطب تھی۔ اشعار کا مطلب یہ تھا کہ " اے احمدیو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور تقویٰ طہارت اور پرہیزگاری کا مادہ اس میں رکھا اور اگر وہ غلطی کر بیٹھے تو توبہ و استغفار اور خدا سے معافی مانگنے کی طاقت اور رغبت اس میں پیدا کی۔ لیکن لومڑی میں اس نے یہ خصلتیں نہیں رکھیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک لومڑی تمہارے اندر داخل ہوگئی ہے اور بہت ہی توبہ۔ استغفار اور انابت الی اللہ کا اظہار کرتے ہوئے تمہارے اندر سوراخ پیدا کر رہی ہے اور تم اس کے اظہارِ خیالات پر خوش ہو حالانکہ تم نہیں سوچتے کہ جو مادہ خدا تعالیٰ نے اس میں پیدا ہی نہیں کیا اس کا اظہار اس سے کس طرح ہو سکتا ہے۔ یہ مادہ تو انسانوں میں پیدا کیا گیا ہے۔ اگر انسان ایسی باتیں ظاہر کریں تو تم دھوکے میں آ سکتے ہو کہ شاید یہ وہی ہو۔ لیکن اگر ایک لومڑی ایسی باتیں کرے تو پھر دھوکا لگنا ممکن ہی کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ جو چیز خدا تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کی وہ اس سے کس طرح ظاہر ہو سکتی ہے۔

اس وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمثیلی زبان میں جماعت میں پیدا ہونے والے کسی فتنہ کا ذکر کر رہا ہے اور بتاتا ہے کہ عارضی طور پر تبدیلی ظاہر کرنے والوں کو مستقل اور مجرب لوگوں پر ترجیح کس طرح دی جا سکتی ہے۔ وہ تبدیلی کتنی ہی شاندار نظر آئے بہرحال اس میں منافقت کا امکان موجود ہے۔ لیکن ایک مستقل وفاداری اور نیکی خواہ بظاہر چھوٹی ہی نظر آئے وہ زیادہ قابلِ اعتبار ہے۔"

(الفضل ۵۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء صفحہ ۳ بحوالہ "المبشرات" صفحہ ۲۲۰-۲۲۱)

(مرسلہ: عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ احمدیہ)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ
اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) شروع ہے جو کہ ۱۹۔ اگست سے ۲۔ ستمبر تک۔/۱۰ روپے لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ انٹرویو کے موقع پر ہمراہ لاویں۔ (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں۔

سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہوگا۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
(مینیجر الفضل)

انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

محترم قائمقام نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی منظوری سے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں ان اجتماعات میں مرکزی نمائندگان کی شرکت بھی متوقع ہے تمام متعلقہ مجالس کے انصار سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے اجتماع میں بکثرت شامل ہو کر مستفیض ہوں۔

نمبر شمار	نام اجتماع	بمقام	تاریخیں
۱۔	ضلع جہلم	دوالمیال	۲۲-۲۳ ظہور (اگست) ہفتہ و اتوار
۲۔	کوئٹہ و قلات ڈویژن	کوئٹہ	۲۹-۳۰ " " " "
۳۔	ضلع ساہیوال	ساہیوال	۵-۶ تبوک (ستمبر) " "
۴۔	کراچی	کراچی	۶ " " " اتوار
۵۔	لاہور	لاہور	۱۹-۲۰ " " ہفتہ و اتوار

اب تک بفضلِ خدا کئی مجالس ضلعی سطح پر اپنے اجتماعات منعقد کر چکی ہیں بعض کو اب توفیق مل رہی ہے باقی بڑی و ضلعی مجالس سے بھی درخواست ہے کہ وہ عملی قدم اٹھائیں اور جلد اپنے اپنے ضلع میں انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات منعقد کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

کلرک کی ضرورت

ماہنامہ الفرقان کے لئے ایک نوجوان ٹائپ جاننے والے میٹرک پاس کلرک کی ضرورت ہے خواہشمند احباب آخر اگست تک درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

جماعتِ احمدیہ کا ۷۹واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ۷۹واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواستِ دعا

میرے والد حافظ محمد اشرف صاحب پراچہ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(شیخ محمد احسن پراچہ۔ سرگودھا)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۶۴